امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت

17-January-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ''**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا کوئی نیا یا مَعْمُولی کام نہیں بلکہ یہ وہ عَظِیْمُ الشَّان کام ہے کہ جسے اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت اچھے طریقے سے سَر اَنْجام دیا، پھر جب نُبُوّت کا دروازہ بند ہوا تو مَدَنی آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانْثار صَحابَہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو یہ عظیم فَرِیْضَہ سونپا گیا، اُمَّت کی اِصْلاح کے مَدَنی جذبے سے سَرشار اِن حضرات نے جب لوگوں کو نیکی کی دَعْوَت دینے کا مَدَنی کام شُروع کیا تو پُھولوں کی پَتّیوں یا ہاروں کے ساتھ اِن کا اِسْتِقْبال نہیں کیا گیا بلکہ اِس اِحْسان کے بدلے میں اُن پر ظُلْم وسِتَم کے پہاڑ

توڑے گئے، قَیْد وبَنْد کی اَذِیَّتیں دی گئیں، جِسْم کی کھالیں تک کھینچ لی گئیں، گَرْم ریت پر گھسیٹا گیا، تِیر وتَلوار اور نیزوں سے جِسموں کو چھَلْنی کِیا گیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں اُن حضرات نے اپنی جانوں کی بھی پَروانہ کی اور کئی ہستیوں نے تو جامِ شَہادت بھی نوش کیا اَلْغَرَض جس عَظِیْمُ الشَّان انداز میں اُن اللہ والوں نے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کافَرِیْضَہ سَر اَنجام دیا، وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ انہی عظیم ہستیوں میں سے لاکھوں شافعیوں کے عظیم پیشوا، زبردست عالِمِ دِین، عظیم الشان مجتہد حضرت سَیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آج ہم ان کی سیرت و کردار سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ چنانچہ

امام شافعی کا تعارف

امام ابوعبدُ اللہ محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دوسری صدی ہجری کے عظیم امام اور عالی شان مجتہد تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نسب مبارک عبدِ مناف پر جا کر نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب مُبارک سے جا ملتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 150 ہجری میں فلسطین کے ایک قصبے (Village) میں پیدا ہوئے۔ (کتاب الثقات لابن حبان، باب المیم، الرقم۷۹۹۲ محمد بن ادریس الشافعی، ج۵، ص۴۰۶)

والدہ کا خواب

امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت سے پہلے اُن کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے خواب دیکھا کہ اُن کے جسم سے مُشْتَری نامی مشہور ستارہ نکلا اور مصر میں جاکر گرا پھر ہر شہر میں اس کے ٹکڑے منتشر ہوگئے، ماہرینِ تعبیر نے اس خواب کی یہ تعبیر بیان کی کہ آپ کے بطن سے ایک ایسا عظیم الشان عالِم پیدا ہوگا جس کا علم مصر میں عام ہوگا اور وہاں سے عالَمِ اسلام میں پھیلے گا۔ (تاریخ

بغداد، ذکر من اسمہ محمد۔۔۔الخ، محمد بن ادریس، ۲/۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عمر جب دو سال ہوئی تو آپ کے والدِ محترم انتقال فرماگئے۔ والدۂ ماجدہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو مکۂ مکرمہ لے آئیں، وہیں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پرورش پائی اور تعلیم وتربیت بھی حاصل کی۔ (کتاب الثقات لابن حبان، باب المیم، الرقم: ۲۹۹۷ محمد بن ادریس، ج۵، ص ۴۰۶)

ابتدائی طور پر امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا رجحان علمِ لغت اور عرب کے اشعار کی طرف تھا، بعد میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ علمِ حدیث اور علمِ فقہ سیکھنے میں مشغول ہوئے اور اس میں خُوب مہارت حاصل کی، علمِ لغت اور اشعار کو چھوڑ کر حدیث وفقہ کی طرف رجحان پیدا ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: ایک دن میں ذوق و شوق کے ساتھ عرب کے لبید نامی شاعر کے اشعار پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک نصیحت آمیز غیبی آواز آئی: اشعار میں پڑ کر اپنا وقت کیوں ضائع (Waste) کرتے ہو؟ جاؤ فقہ کا علم حاصل کرو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے دل پر اس غیبی آواز کا بہت اثر ہوا اور میں نے مکۂ مکرمہ میں حضرت سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے علم حاصل کیا، ان کے بعد حضرت مسلم بن خالد زنجی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے علم کا فیضان حاصل کیا اور پھر مدینہ منورہ میں امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ (حلیۃ الاولیاء، امام شافعی، ۹/۸۳، حدیث: ۱۳۱۹۱ ملخصاً)

مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے انگوٹھی عطا فرمائی

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تشریف لائے۔ میں جلدی سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف لپکا، سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھے سینے سے لگالیا اور اپنی انگلی سے انگوٹھی (Ring) نکال کر میری انگلی میں پہنا دی۔ صبح کے وقت جب میں نیند سے بیدار ہوا تو مُعَبِّر یعنی خواب کی تعبیر بتانے والے (Dream Interpreter) سے اپنا خواب بیان کیا تو اس نے مجھے بتایا: اے ابوعبداللہ! آپ کو خوش خبری ہو! آپ کا مسجدِ حرام میں حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا دیدار کرنا عذابِ نار سے نجات کی بشارت ہے۔ آپ کا ان سے مصافحہ کرنا یومِ حساب میں امان ہے اور رہا ان کا آپ کی انگلی میں انگوٹھی پہنانا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عنقریب ساری دنیا میں آپ کی شہرت ایسی ہوگی جیسی حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ہے۔ (تاریخ بغداد، الرقم ۴۵۴، محمد بن ادریس الشافعی، ج ۲، ص ۵۸)

شوقِ علمِ دین اور بہترین قوتِ حافظہ

اللہ پاک نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہترین قوتِ حافظہ اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں سے نوازا تھا، جو کچھ پڑھتے ذہن میں محفوظ ہو جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کم عمری میں ہی نہ صرف قرآنِ کریم حفظ کرلیا تھا بلکہ حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک بھی زبانی یاد کرلی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے قرآنِ کریم ختم کرلیا تو مسجد جانے لگا اور علمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے پاس بیٹھ کر احادیثِ مبارکہ اور شرعی مسائل سیکھنا اور یاد کرنا شروع کر دیئے۔ مکہ مکرمہ میں ہمارا گھر وادیِ خیف میں تھا، میں کوئی چمکدار ہڈی دیکھتا تو اُس پر حدیث اور مسئلہ لکھ لیتا تھا، حتی کہ اُن ہڈیوں سے ہمارے گھر کا کنواں

بھر گیا۔(حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۸۲/۹،حدیث:۱۳۱۸۶) حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے لدا ہوا اونٹ لیا جس پر میرے اُن سے سُنے ہوئے علم کے سوا کچھ نہ تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۸۶/۹،حدیث۱۳۱۹۸) حضرت سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے بچپن ہی میں علم کی تلاش شروع کر دی تھی جبکہ میرے پاس کچھ مال نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں مکتب جاتا اور تیر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لے کر ان پر احادیثِ مبارکہ لکھ لیا کرتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۸۵/۹حدیث: ۱۳۱۹۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں والد کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئے تھے، اگر ہم اپنی سوچ کے اعتبار سے سوچیں تو ہماری سوچ کے مطابق، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عمر بڑھنے پر وہ پیٹ پالنے اور گھر چلانے کے لیے کوئی کام کاج کرتے، کوئی ہنر سیکھتے یا کہیں ملازمت اختیار کرتے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ علمِ دین سیکھنے کی طرف مائل ہو گئے۔ یاد رکھئے! اللہ پاک جن لوگوں پر اپنی خصوصی نظرِ کرم فرماتا ہے دین کی سوجھ بوجھ بھی انہی بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ جس شخص سے اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، کتابُ العلم باب من یرد اللّٰہ بہ خیرا۔۔۔الخ، ۴۲/۱،حدیث: ۷۱)

پہلے کے دور میں عِلمِ دِین سیکھنا بہت مشکل تھا، اتنی سہولیات ہر گز نہ تھیں جو آج مہیا ہیں، لیکن

اس کے باوجود ہمارے بزرگوں نے عِلْمِ دِین نہ صرف سیکھا بلکہ اسے دنیا بھر میں پھیلایا۔ آج کے دور میں تو عِلْمِ دِین کا حصول بہت آسان ہوچکا ہے، جابجا علم دین حاصل کرنے کے مواقع موجود ہیں مگر اس کے باوجود ہم ناقدرے تحصیلِ علم میں سُستی کا شکار نظر آتے ہیں جبکہ ہمارے اسلاف گھر کے آرام دہ بستر اور پرسکون نیند کی قربانی دے کر علمِ دین کے حصول کی خاطر دور دراز شہروں کا سفر کیا کرتے تھے اور اس راہ میں درپیش تمام مشکلات کا ڈٹ کر سامنا کیا کرتے تھے، یاد رکھئے! **عِلْمِ دِین** ہی ایک لازوال دولت ہے، **علمِ دِین** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **علمِ دین** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علمِ دین** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علمِ دین** خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **علمِ دین** دنیا وآخرت کی عزّت پانے کا سبب ہے، **علمِ دین** مُردہ دلوں کی حیات ہے، **علمِ دین** ایمان کی سلامتی کا محافظ ہے، **علمِ دین** خلقِ خدا کی محبت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **علمِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **علمِ دین** میں دِین بھی ہے، **علمِ دین** میں دنیا بھی ہے، **علمِ دین** میں سکون بھی ہے، **علمِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **علمِ دین** میں لذّت بھی ہے، **علمِ دین** میں آرام بھی ہے، لٰہذا عقلمند وہی ہے جو **علمِ دین** کی طلب میں مشغول ہوکر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔

افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار (لائق وذہین) بچوں کو دُنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر فرض علوم، قرآنِ کریم پڑھانے اور سُنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین اور مُفتیِ اسلام بنانے کی سوچ ختم ہوتی جارہی ہے۔ **اے کاش!** ہم اپنی اولاد کو علمِ دِین

سکھا کر اپنے لیے **صدقۂ جاریہ** چھوڑ کر جانے میں کامیاب ہو جائیں، مگر یاد رکھئے! یہ تمنّا جبھی پوری ہو سکے گی جب ہماری اولاد **علمِ دِین کی لازوال دولت** سے مالا مال ہو گی۔ لہٰذا اپنے بچوں اور اپنی اولاد کو بچپن سے ہی عِلْمِ دِین کی طرف مائل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اِکتسابِ فیض

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت سے متعلق سن رہے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے ذہین اور تیز قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ بڑی بڑی کتابوں کو یاد کر لینا اور ہمیشہ کے لیے اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا یہ آپ کا کمال تھا۔ آیئے! ان کی کمال قوتِ حافظہ پر مشتمل ایک واقعہ سنتے ہیں،

چنانچہ منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں آپ سے "مؤطّا" پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے کاتِب حبیب کے پاس چلے جاؤ، وہ اس کی قراءَت کرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اللہ پاک آپ سے راضی ہو! مجھ سے ایک صفحہ سن لیجئے، اگر میرا پڑھنا اچھا لگے تو میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو پڑھ کر سناؤں گا ورنہ چھوڑ دوں گا۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پڑھئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک صفحہ پڑھا اور خاموش ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مزید پڑھئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک صفحہ پڑھ کر پھر خاموش ہو گئے۔ امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پھر ارشاد فرمایا: مزید پڑھئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پھر پڑھا تو امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بہت

اچھا لگا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں پوری مؤطّا پڑھی اور جب دوبارہ حاضرِ خدمت ہوئے تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو تمہیں پڑھائے۔ تو حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: حضور! میں چاہتا ہوں کہ آپ خود میرا پڑھنا سماعت فرمائیں، اگر اچھا نہ پڑھ سکوں تو کوئی پڑھانے والا تلاش کر لوں گا۔ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اچھا! ٹھیک ہے، پڑھئے! تو حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے از اوّل تا آخر پوری مؤطّا شریف زبانی پڑھ ڈالی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس پر حضرت سیّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے دُعا دی اور انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا۔ (حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۷۸/۹، حدیث:۱۳۱۷۷/ ۱۳۱۷۸/۱۳۱۸۰ بتغیرٍ)

فتویٰ دینے کی اجازت

اللہ پاک نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر علم کا ایسا دروازہ کھولا جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قابلیت اور علمی شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک صرف پندرہ (15) برس ہوئی تو کامل اعتماد اور بھرپور اطمینان کی وجہ سے آپ کے اُستادِ محترم اور مکۂ مکرمہ کے مفتیِ اعظم حضرت سیّدُنا مُسلِم بن خالد زنجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فتویٰ نویسی کی اجازت عطا فرمادی۔ (کتاب الثقات لابن حبان، محمد بن ادریس الشافعی، باب المیم، الرقم:۲۹۹۷، ۴۰۶/۵)

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذہ

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے زمانے کے بہترین علما و مشائخ سے فیض حاصل کرنے کا شرف

حاصِل ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بھی بہت استفادہ کیا۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن جس شخصیت کا رنگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میں سب سے زیادہ نظر آتا ہے وہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شاگرد رَشید امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن شجاع رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِنتہائی مشکل مسئلے کا حل پیش کیا جو خود ان کے نزدیک بھی حیرت انگیز تھا تو ارشاد فرمایا: یہ ہمارے استادِ محترم امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فیض ہے۔ (مقاماتِ امامِ اعظم، ص ۵۲۵) امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں بیس سال امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا ہوں اور میں نے ان سے جس قدر استفادہ کیا ہے اگر اسے تحریری شکل دی جائے تو اسے اٹھانے کیلئے ایک اونٹ درکار ہو۔ بلاشبہ اگر امام محمد نہ ہوتے تو مجھے فقاہت (دین کی سمجھ) نصیب نہ ہوتی۔ (مقاماتِ امامِ اعظم، ص ۵۳۱ ملتقطاً) امام مالک اور امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا جیسے صاحبانِ علم و فضل علماء کے فیضان نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو علم کا سمندر بنا دیا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہ صرف حافِظُ الحدیث (یعنی ایک لاکھ احادیث کے حافظ) تھے بلکہ حدیث کے معانی و مطالب، راویوں کے حالات اور حدیث کی صحت وغیرہ پرکھنے میں بھی زبردست مہارت رکھتے تھے۔

امام شافعی کی ذہانت اور خدمتِ حدیث

اللہ پاک نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بہت اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں علمِ دین کی بلندیوں سے نوازا تھا۔ حضرت ابو عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَعْقَلَ مِنَ الشَّافِعِی یعنی میں نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے زیادہ عقلمند نہیں دیکھا۔ (حلیة الاولیاء ۹/۱۰۱، الامام الشافعی، حدیث: ۱۳۲۱۷) امام

شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فضل و کمال کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تھا: عَالِمُ قُرَیْشٍ یَمْلَأُ طَبَاقَ الْاَرْضِ عِلْمًا یعنی قریش کا ایک عالم دنیا کو علم سے بھر دے گا۔ بہت سے علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے فرمایا کہ اس حدیثِ پاک میں امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف اشارہ ہے۔ علامہ عبدُ الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں قریش کے جس عالم کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ (فیض القدیر، ۱۳۴/۲، تحت الحدیث: ۱۴۶۰) امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جس طرح حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز پہلی صدی کے مجدد تھے اسی طرح امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسری صدی کے مجدد ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۰۵/۹، الامام الشافعی، حدیث: ۱۳۲۳۶) مزید فرماتے ہیں کہ تیس سال میں میری کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں میں نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لئے دعا نہ کی ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۰۵/۹، الامام الشافعی، حدیث: ۱۳۲۳۷) امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زندگی بھر حدیثِ نبوی کی خدمت کرتے رہے، جب امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عراق میں تشریف لائے تو وہاں کے علمائے کرام نے انہیں ناصرُ الحدیث کے لقب سے سرفراز کیا۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۱۴/۹، الامام الشافعی، حدیث: ۱۳۲۷۷) امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے زیادہ کسی کو حدیث کی اتباع کرنے والا نہیں دیکھا۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۱۴/۹، الامام الشافعی، حدیث: ۱۳۲۷۶)

امام شافعی کے اوصاف

اے عاشقانِ اولیا! علمی مَقام اور قدر و منزلت میں تو امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے مثل و بے مثال تھے ہی اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری، خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، جذبۂ اصلاحِ امت، فکرِ

آخرت، حسنِ اخلاق، زہد و تقویٰ، عاجزی و انکساری، اتباعِ شریعت، عفو و درگزر، صبر و شکر، محبتِ الٰہی، محاسبۂ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ کے پیکر تھے۔ آیئے آپ کی عبادت اور شب بیداری کی تین (3) روایات سنتے ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا ہارون بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کوئی نہ دیکھا۔ آپ مصر میں ہمارے پاس تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: ایک قریشی فقیہ ہمارے پاس آئے ہیں۔ پس ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا اور آپ سے اچھی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ہم انتظار کرتے رہے جب آپ نے نماز ادا کرلی تو گفتگو کا آغاز فرمایا۔ ہم نے آپ سے اچھا کلام کرنے والا بھی کوئی نہ دیکھا۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقاق، المجلس الثامن والثلاثون، ص ۲۱۰)

2. امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات کے تین حصے کیا کرتے تھے، پہلے حصے میں تصنیف و تالیف کا کام کرتے، دوسرے میں نوافل پڑھتے اور تیسرے حصہ میں آرام کیا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک قرآنِ عظیم اور رمضان کے نوافل میں ساٹھ مرتبہ قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقاق، المجلس الثامن والثلاثون، ص۲۰۷)

3. حضرت سیِّدُنا حسن کرابیسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کئی بار حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَعِیَّت میں رات گزاری۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک تہائی رات نماز پڑھتے اور کبھی پچاس (50) آیات سے زیادہ تلاوت نہ کرتے، اگر کبھی زیادہ پڑھتے تو بھی سو (100) آیات تک پہنچتے۔ جب کسی آیتِ رحمت کی تلاوت کرتے تو بارگاہِ الٰہی میں اپنے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے

اطاعت پر قائم رہنے کی دعا کرتے اور جب آیت عذاب پڑھتے تو اس سے پناہ طلب کرتے اور اللہ پاک سے اپنے لئے اور تمام اہلِ ایمان کے لئے نجات کی دعا کرتے ۔(تاریخ بغداد، الرقم ۴۵۴، محمد بن ادریس الشافعی، ج ۲، ص ۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت** کرنا دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت** کرنا شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت** کرنا قربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت** کرنا گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت** کرنا ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت** کرنا روح کی تازگی کا باعث ہے، **اللہ پاک کی عبادت** کرنا دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت** کرنا شریعت کو مطلوب ہے، **اللہ پاک کی عبادت** کرنا ہر بندۂ مومن پر حق ہے اور **اللہ پاک کی عبادت** کرنا انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔ جیسا کہ پارہ 27 سورۃ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ مبارکہ میں اس بات کا واضح بیان ہے کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری

تخلیق کا مقصد (Purpose) بتادیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجا لائیں۔ مثلاً نمازِ نفل پڑھنی ہے یا فرض نماز پڑھنی ہے، تب بھی اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھنا ہو گا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل و احکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

اگر ہم بزرگانِ دِین کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ☆اللہ پاک کے تمام نیک بندے عبادت و ریاضت کے شیدائی ہوتے تھے، ☆ان کے شب و روز عبادت و بندگی میں بسر ہوتے، ☆ہر وقت یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا۔ اولیائے کرام کی سیرت میں **حصولِ علم اور عبادت** دونوں پہلو نمایاں ملیں گے۔

آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی نیت سے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی کثرتِ عبادت کے دو (2) واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

(1) منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حبیب نجّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرمادیتے اور خود ساری رات بُھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض

(دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبارہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔ (الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکر الصالحین، ص ۲۴۶)

نوری چراغ روشن ہو جاتا!

(2) اپنے زمانے کی ولیّہ حضرت حَفصہ بنتِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا جو کہ خوابوں کا علم رکھنے والے بہت بڑے عالم اور امام حضرت محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہن ہیں، یہ شہر بصرہ کی انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ (Lamp) بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے پیچھا چھڑانے اور عبادت کا ذہن بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اور اس کے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف" بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے عَلاقوں اور اَطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی عاشقانِ رسول کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین

سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنَّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجِد میں کثرت سے آمدورَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ10، سُورۂ توبہ آیت نمبر18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۲۸۰/۴، حدیث: ۲۶۲۶)

اللہ پاک ہمیں بھی مسجدیں آباد کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔

نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لیے **اچھی صحبت** بہت ضروری ہے ورنہ بسااوقات اِنسان نیکیوں کے فضائل پڑھ یا سُن کر اپنا ذہن تو بنالیتا ہے کہ اب مجھے اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرنی، بس اب نیکیوں سے ہی دِل لگانا ہے مگر بُری صحبت آڑے آجاتی ہے، جو نیکیوں پر اِستقامت ملنے میں رُکاوٹ بنتی ہے۔ بسااوقات **نہ کرنے والے کام** اِنسان کا وقت برباد کرنے کے ساتھ ساتھ بہت ساری نیکیوں سے بھی

محروم کر دیتے ہیں:

پتنگ بازی کا شوقین!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی پتنگ بازی کے شوقین تھے، ویڈیو گیمز اور گولیاں کھیلنا اُن کے مَشاغِل میں شامل تھا۔ ہر ایک کے مُعاملے میں ٹانگ اڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گرِفتار تھے۔ رَمضانُ المُبارَک کے آخری عَشَرے میں اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعْتَکِف ہو گئے۔ جہاں اُنہیں بہت اچّھے اچّھے خواب نظر آئے اور خُوب سُکون مِلا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے مزید 2 سال اِعْتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ ایک بار اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیگر نیک اوصاف کی طرح امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سخاوت اور دریادلی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خوب خوب مال خرچ کرتے تھے، سخاوت کرنا اور مستحقین میں مال بانٹنا آپ کی عادت میں شامل ہو گیا تھا۔ آیئے! امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سخاوت کے چار (4) واقعات سنتے ہیں:

1) حضرت سیِّدُنا حمیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں یمن تشریف لے گئے۔ جب واپس مکہ مُکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس دس ہزار درہم تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مکہ شریف سے باہر ہی خیمہ (Tent)

نصب کرلیا۔ لوگ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس آتے رہے۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خیمے سے باہر نکلے تو سارامال راہِ خدا میں تقسیم کرچکے تھے۔(الروض الفائق، باب فی النزیہ وذکر الصالحین، ص۲۰۸)

2) حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میرا نکاح ہوا تو حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دریافت فرمایا: تو نے کتنا مہر مقرّر کیا؟ عرض کی: تیس(30) دینار۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پھر پوچھا: اپنی اہلیہ کو کتنی رقم دی؟ میں نے عرض کی: چھ دینار۔ تو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے ایک تھیلی بھجوائی جس میں چوبیس (24) دینار تھے اور 201 سنِ ہجری مجھے جامع مسجد میں مؤذن لگوادیا۔

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی الجود والسخاء، ۴۵۲/۷، لحدیث ۱۰۹۶۲)

3) ایک دن حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سواری پر سوار ہو کر کہیں جارہے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ ایک شخص نے اُٹھا کر پیش کیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے پچاس دینار عطا فرمائے۔ (الروض الفائق، باب فی النزیہ وذکر الصالحین، ص۲۰۸)

4) ایک دفعہ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حمام سے باہر نکلے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بہت سا مال تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سارا مال حمامی کو دے دیا۔(الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکر الصالحین، ص۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بخل اور سخاوت دو ایسی چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی ضد (Opposite) ہیں۔ **بخل کے لغوی معنٰی** کنجوسی (Conjuction) کے ہیں اور جس جگہ مال واسباب خرچ کرنا ضروری ہو، وہاں خرچ نہ کرنا، یہ **بخل** ہے۔(الحدیقۃ الندیۃ، ج۲، ص۲۷)

جبکہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **اِحیاءُ العلوم** میں جُود وسخاوت

کی تعریف اِن اَلفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ فضول خرچی (Extravagant) اور کنجوسی نیز کشادگی اور تنگی کی درمیانی راہ کا نام جُود و سخا (Generosity) ہے۔[1]

سخی اور بَخیل کی تعریف

حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مُحاوَرۂ عَرَب میں عُموماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خُود بھی کھائے، اَوروں کو بھی کِھلائے، جَواد وہ جو خُود نہ کھائے اَوروں کو کِھلائے۔ اِسی لئے اللہ پاک کو سخی نہیں کہا جاتا (جَواد کہا جائے گا)۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بخل اور سخاوت دونوں کا تعلق مال سے ہے، ایک بہت اچھی صفت ہے جبکہ دوسری بہت بُری صفت ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ دولت کسی کے پاس نہ ہمیشہ رہی ہے، نہ ہمیشہ رہے گی، لہٰذا اگر اللہ پاک نے کسی خُوش بَخْت کو اِس نعمت سے سر فراز فرمایا ہے، تو اُسے چاہئے کہ وہ اُس نعمت کی قدر کرے اور اُس کی ناشکری سے بچتا رہے، اِس فانی مال و دولت کو ضرورت کے علاوہ جمع نہ کرے، بلکہ وقتاً فوقتاً اُسے راہِ خدا میں خرچ کرکے خُود کو زیورِ سخاوت سے آراستہ کرے، یاد رکھئے کہ جو شخص سخاوت کے بجائے بُخْل سے کام لیتا ہے، اسے قلبی سُکون و اطمینان نصیب نہیں ہو پاتا، ایسا شخص رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہیں کرتا، نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کو فضول خرچی تَصَوُّر کرتا ہے، بالفرض اگر کبھی کسی نیک کام میں حصّہ مِلایا بھی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ نام کا اعلان ہونے کی اُمّید رکھتا ہے، بَخیل شخص مال جمع کرنے کو

1... احیاء العلوم، ۳/ ۷۸۰

2... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۱

اپنا کمال تَصَوُّر کرتا ہے، مُسْتَحِقِّیْن کو محروم رکھ کر اُن کی ناراضیاں مول لیتا ہے، اُن کی دعاؤں سے خُود کو محروم کرلیتا ہے، لوگوں کو اپنے مُتَعَلِّق تہمتوں، بدگُمانیوں اور غیبتوں میں مُبتلا کرواتا ہے اور اِسی بُخْل کی وجہ سے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ، صدقاتِ واجبہ کی ادائیگی میں کوتاہی کر کے اللہ پاک اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناراض کرتا ہے اور خُود کو جہنم کا حقدار بنالیتا ہے۔ آیئے! بُخْل کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. اِنَّ اللّٰہَ یَبْغَضُ الْبَخِیْلَ فِیْ حَیَاتِہِ السَّخِیَّ عِنْدَ مَوْتِہٖ یعنی اللہ پاک اُس شخص کو ناپسند فرماتا ہے، جو زندگی بھر بُخْل کرے اور مرتے وقت سخاوت کرے۔[1]
2. مَا مَحَقَ الْاِسْلَامُ شَیْأً مَحْقَ الشُّحِّ یعنی اِسلام نے کسی چیز کو اِتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخْل کو مِٹایا ہے۔[2]
3. سخاوت جنّت میں ایک درخت (Tree) ہے، تو جو سخی ہوا، اُس نے اُس درخت کی شاخ پکڑلی، وہ شاخ اُسے نہ چھوڑے گی، یہاں تک کہ اسے جنَّت میں داخل کردے گی اور بُخْل جہنّم میں ایک دَرَخْت ہے، تو جو بَخِیل ہوا، اُس نے اُس کی شاخ پکڑلی، وہ اُسے نہ چھوڑے گی حتّٰی کہ اُسے آگ میں داخل کردے گی۔[3]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سخاوت کی جڑ جنّت میں ہے اور اُس کی شاخیں دُنیا میں، چونکہ سخاوت کی قسمیں بہت ہیں، اِس لئے فرمایا گیا کہ اُس درخت کی دُنیا میں شاخیں بہت پھیلی ہوئی ہیں، جیسے قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ کلمہ طَیِّبہ

[1] ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، الفصل الثانی، حرف الباء: البخل، الجزء ۲، ۱۸۰/۳، حدیث: ۷۳۷۳

[2] ... معجم اوسط، من اسمہ ابراھیم، ۱۵۱/۲، حدیث: ۲۸۴۳

[3] ... شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۴۳۵/۷، حدیث: ۱۰۸۷۷

کی جڑ مسلمان کے دل میں ہے اور شاخیں آسمان میں (اور یہ) ہمیشہ اپنے پھل دیتا ہے، اِس حدیث میں بھی مثال ہی بیان کی گئی ہے۔(مزید فرماتے ہیں)شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ انسان فرض صدقے اَدا کرے اور طریقت میں ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے، نفلی صدقے بھی دے۔ حقیقت و معرفت والوں کے ہاں اِس کا ادنی دَرَجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت اور کردار سے متعلق چند مدنی پھول حاصل کئے، بزرگوں کی سیرت اور کردار بیان کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم بھی ان جیسا بننے کی کوشش کریں، ان کے نقشِ قدم پر چلیں اور انہی کی طرح زندگی گزارنے والے بن جائیں۔ یقیناً آج دین سے دوری بڑھتی جارہی ہے، مسلمان عمل سے دور ہوتے جارہے ہیں، ایسے ماحول میں اگر اللہ پاک کے نیک بندوں کے کردار سے متعلق سنا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو دنیا میں کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں اور آخرت میں بھی اچھائیاں مقدر بن سکتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بزرگانِ دین کے فیضان سے مالامال ہے، آپ بھی اس پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اس سے نہ صرف بزرگانِ دین کی محبت دل میں پیدا ہوگی بلکہ نیک بننے کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 105 شعبہ جات میں خِدمتِ

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۹۱/۳

دین کا کام سرانْجام دے رہی ہے،کھلاڑیوں کی اِصْلاح وتَربِیَت کیلئے بھی ایک شعبہ بنام”مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان“ قائم کیا ہے، جس کا بُنیادی مَقْصد کھیلوں (Sports) سے مُنْسلک لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کوعام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد” مجھے اپنی اورساری دُنیاکے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَاللّٰہ کے مطابق زندگی گزارنے کامدنی ذِہن دیناہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی کھلاڑیوں اوران کے گھروالوں کو مدنی مقصد” مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے “کا ذہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے **”163 مدنی پھول“** سے قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔(اِبن ماجه، ۲/ ۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

☆(وَلِیُّ اللّٰہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر(غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک(1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی، اور تین(3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو

پہنچائے، اللہ پاک اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوی ھندیہ، ۳۵۰/۵) ☆مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً)

﴿اعلان:﴾

قبرستان کی حاضری سے متعلق بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا ان آداب کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر

میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[4] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لِیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرونِ ملک)، 17 جنوری 2018ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

قبرستان کی حاضری کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّ الْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/۱۸۳) ☆ کئی مزاراتِ اولیا پر

---

[1] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتِحہ پڑھ لیجئے۔ ☆زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۲) ☆قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۵۰) ☆قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۸۲، ۵۲۵ ملخصًا) ☆قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆بداخلاقی سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"بد اخلاقی سے بچنے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ

ترجمہ: اے اللہ! میں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور بُری خواہشات اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (فیضانِ دعا، ص۲۷۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو

حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور وفکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں

بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد